سوموار
۱۴۔ نومبر ۱۹۹۴ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۵۴ | سوموار - ۹ جمادی الثانی - ۱۴۱۵ھ ' ۱۴- نبوت ۱۳۷۳ ہش ' ۱۴- نومبر ۱۹۹۴ء

وہ سب لوگ جو آخیر تک صبر کریں گے
برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے

تمام نیکیوں اور راستبازیوں کا بڑا بھاری ذریعہ منجملہ دیگر اسباب اور وسائل کے آخرت پر ایمان بھی ہے۔ اور جب انسان آخرت اور اس کی باتوں کو قصہ اور داستان سمجھے تو سمجھ لو کہ وہ رد ہو گیا۔ اور دونوں جہانوں میں گیا گزرا ہوا۔ اس لئے آخرت کا ڈر بھی تو انسان کو خائف اور ترساں بنا کر معرفت کے سچے چشمہ کی طرف کشاں کشاں لے آتا ہے۔ اور سچی معرفت بغیر حقیقی خشیت اور خدا ترسی کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ پس یاد رکھو کہ آخرت کے متعلق وساوس کا پیدا ہونا ایمان کو خطرہ میں ڈال دیتا ہے۔ اور خاتمہ بالخیر میں فتور پڑ جاتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ بیعت اور توبہ اس وقت فائدہ دیتی ہے جب انسان صدق دل اور اخلاص نیت سے اس پر قائم اور کاربند بھی ہو جاوے۔ خدا تعالیٰ خشک لفاظی سے جو حلق کے نیچے نہیں جاتی ہرگز ہرگز خوش نہیں ہوتا۔ ایسے بنو کہ تمہارا صدق اور وفا اور سوز و گداز آسمان پر پہنچ جاوے۔ خدا تعالیٰ ایسے شخص کی حفاظت کرتا اور اس کو برکت دیتا ہے جس کو دیکھتا ہے کہ اس کا سینہ صدق اور محبت سے بھرا ہوا ہے وہ دلوں پر نظر ڈالتا اور جھانکتا ہے نہ کہ ظاہری قیل و قال پر۔ جس کا دل ہر قسم کے گند اور ناپاکی سے معرّا اور مبرّا پاتا ہے اس میں آ اترتا ہے اور اپنا گھر بناتا ہے مگر جس دل میں کوئی کسی قسم کا بھی رخنہ یا ناپاکی ہے اس کو لعنتی بناتا ہے۔ (ملفوظات جلد سوم ص ۱۸۱)

آپ اپنے اندر ' اپنے ماحول میں ' اپنے گھر میں نصیحت کو رواج دیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

ہر زمین کا ایک مزاج ہوتا ہے اور جس زمین کو Cultivate کر کے تیار کیا جاتا ہے اس زمین میں اچھے پودے نشوونما پاتے ہیں۔ پس جس طرح باغوں کی دیکھ بھال کے لئے ضروری ہے کہ زمین کو خوب تیار کیا جائے۔ اس کی گوڈی کی جائے۔ اس سے برے بیج کو نکال باہر پھینکا جائے۔ ایسی خاصیت پیدا کی جائے کہ اچھے درختوں اور پھلدار درختوں کی نشوونما میں وہ زمین خوب مددگار ثابت ہو۔ ایسی ہی زمینیں ہیں جو خوب اچھے پھل لاتی ہیں۔ جہاں خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بہترین فصلیں اگتی اور بنی نوع انسان کے لئے بھلائی کا موجب بنتی ہیں۔ پس جماعت احمدیہ کی مثال بھی ایسی ہی ہے۔ (-)

پس مہربانی فرما کر اپنے اندر نصیحت کو پنپنے کے لئے ماحول تیار کریں۔ ہر اچھی بات کے نتیجے میں جھک کر بات کریں۔ شکریہ ادا کریں اور یہ نہ دیکھیں کہ وہ شخص کون ہے اور کیسے بات کر رہا ہے۔ اور ہر نصیحت کرنے والے کا فرض ہے کہ نصیحت کے وقت طعن اور تشنیع سے کلیتہً پاک ہو۔ اور ایسی بات کرے جس میں اس کی ذات کے تکبر اور انا کا شائبہ تک نہ ہو۔ جھک کر بات کرے۔ پیارے سے بات کرے۔ ادب سے گفتگو کرے اور کوشش کرے کہ قرآن کریم نے جن خوش نصیبوں کا ذکر فرمایا ہے (-) وہ بھی انہی میں داخل ہو جائے اور خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ اس کے حق میں پورا ہو کہ وہ کامیاب ہونے والا ہے۔

پس جماعت کو کامیابی کے لئے ان تمام نصائح پر عمل کرنا ہے۔ جو قرآن کریم نے کامیابی کے لئے شرط قرار دی ہیں آج کل خصوصیت سے اس لئے اس کی ضرورت ہے کہ جماعت جرمنی خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت تیزی کے ساتھ نشوونما پا رہی ہے۔ اور بڑی کثرت سے غیر قومیں جماعت میں داخل ہو رہی ہیں۔ ان کو نصیحت کرنا ہے ان کو نیک کاموں کی طرف بلانا ہے۔ ان کو پیار اور محبت کے ساتھ (دینی) آداب سکھانے ہیں۔ پس نصیحت کے انداز اگر آپ آنحضرت ﷺ سے نہیں سیکھیں گے پھر آپ نصیحت کا حق ادا کرنے کے اہل نہیں ہیں۔ اور جیسا کہ میں نے ہتھیاروں کی مثال دی تھی جب تک اپنے گھر میں اپنے ماحول میں ان ہتھیاروں کو استعمال نہ کرنا سیکھیں گے اس وقت تک عادتاً آپ میں نصیحت کرنے کا ملکہ پیدا نہیں ہو سکتا۔

آنحضور ﷺ اپنے قرب و جوار میں ہی نہیں اپنے گھر میں نصیحت کا آغاز فرماتے تھے۔ اپنی ازواج مطہرات ؓ سے نصیحت کا آغاز فرماتے تھے۔ اپنے بچوں سے نصیحت کا آغاز

باقی صفحہ ۷ پر

اخلاص کے معنی ہیں کہ جو کام کرو اس میں یہ مدنظر ہو کہ مولا کریم کی رضا حاصل ہو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

تقریب شادی

○ مکرم صاحبزادہ مرزا وحید احمد صاحب ابن محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کی شادی مورخہ ۱۱۔ نومبر ۹۴ء ہمراہ محترمہ عزیزہ امتہ الولی شمائلہ صاحبہ بنت محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب بخیر و خوبی انجام پائی۔ تقریب رخصتانہ کے موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دعا کروائی۔

قبل ازیں ان کا نکاح حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے مورخہ ۹۴-۸-۲۲ کو بیت الفضل لندن میں پڑھا تھا۔ ۱۲۔ نومبر کو محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے اپنی رہائش گاہ بیت الشکر دار الصدر شمالی ربوہ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں افراد خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ۔ احمدیہ صدر انجمن احمدیہ کے ناظر صاحبان ' تحریک جدید کے وکلاء صاحبان اور کثیر تعداد میں احباب نے شمولیت فرمائی۔ اس موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دعا کروائی۔ محترم صاحبزادہ مرزا وحید احمد صاحب حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب (وفات یافتہ) سابق ناظر اعلیٰ کے پوتے اور عزیزہ امتہ الولی شمائلہ صاحبہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کی پوتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

درخواست دعا

○ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم رفیق احمد صالح صاحب اسلام آباد کا ۲۶۔ ستمبر کو میجر اپریشن ہوا۔ جس کے چند روز بعد یرقان ہو گیا۔ علاج جاری ہے۔ اسی طرح محترم رفیق احمد صالح بھی قلب اور شوگر کے مریض ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔

○ عزیز مکرم فہیم احمد صاحب (مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی دار الذکر لاہور کے برادر اصغر) موٹر سائیکل کے حادثے میں زخمی ہو گئے ہیں دائیں کلائی کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ جس کو جوڑنے کے لئے ڈاکٹروں نے تین گھنٹے تک اپریشن کیا۔ اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۱۴- نبوت- ۱۳۷۳ ھش ۱۴- نومبر ۱۹۹۴ء

غربت دور کرنے کا نسخہ

دنیا میں اگر کوئی مسئلہ سب سے زیادہ غور اور توجہ کا مستحق رہتا ہے تو وہ غربت دور کرنے اور مزید امیر ہونے کا مسئلہ ہے۔ غریب اپنی غربت کے ہاتھوں پریشان ہے اور امیر اپنی دولت میں مزید اضافے کی تدابیر کرکے پریشانی اٹھاتا رہتا ہے۔

دونوں اقسام کے لوگوں کے لئے ایک ہی نسخہ ایسا ہے جو دونوں پر پورا اترتا ہے۔ اور ہزاوں لاکھوں انسانوں کا ہزاروں برسوں سے یہ آزمودہ نسخہ ہے کہ یہ طریق کبھی ناکام نہیں ہوا۔ شرط صرف اس کو پورے خلوص اور ہمت اور صبر کے ساتھ آزمانے کی ہے۔ جس طرح ایک کڑوی دوا پہلی بار پینے سے بڑی بری لگتی ہے مگر ڈاکٹر کے ایک لفظ کہنے سے کہ اس کڑوی دوا سے تم کو آرام آئے گا ہم بار بار کڑوی دوا پینے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ اور بعض اوقات تو کئی کئی دفعہ پی کر بھی آرام نہیں آتا تو ڈاکٹر کے کہنے پر کہ آرام چند دن بعد آئے گا ہم پھر مان جاتے ہیں اور کڑوی دوا کا استعمال جاری رکھتے ہیں اور جو صبر اور حوصلے سے کڑوی دوا پی لیتا ہے شفا اسی کے مقدر میں لکھی جاتی ہے۔

کچھ یہی حال غربت دور کرنے کے نسخہ کا بھی ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے گذشتہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۱- نومبر ۱۹۹۴ء کو اس بارے میں فرمایا۔

"اگر روز مرہ کا جینا بھی مشکل ہے تو اس مشکل میں اس حساب سے ذرا سا اضافہ خدا کی خاطر کرلو تو وہ مشکلات اس خرچ کی برکت سے دور ہو نگی۔ پس یہ بہت ہی عظیم نسخہ ہے غربت دور کرنے کے لئے"۔

کوئی وقت انسان پر ایسا بھی آتا ہے کہ وہ مقروض ہو جاتا ہے۔ نہ صرف روز مرہ کے مسائل اس کو پریشان کرتے ہیں بلکہ قرض خواہوں کے تقاضے بھی اسے سونے نہیں دیتے۔ ایسی شدید تنگی میں اگر صبر اور حوصلہ کے ساتھ اللہ کے راستے میں کچھ نہ کچھ دے دیا جائے تو بعض اوقات تو وہ فوری اثر بھی دکھاتا ہے اور خدا کی مدد غیب سے آپہنچتی ہے۔

حضرت صاحب نے اپنے چند سال قبل کے ایک ارشاد میں ایک نہایت شاندار واقعہ بیان فرمایا تھا اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا تھا کہ ایسا واقعہ احمدیت کے سوا کہیں اور ہو نہیں سکتا۔ واقعہ یوں تھا کہ ایک میاں بیوی کو سفر کے دوران ڈاکوؤں نے آلیا اور ڈاکوؤں نے مال اور زیور لوٹ لیا۔ اور فرار ہو گئے۔ گھر پہنچے تو بیوی نے دیکھا کہ ایک انگوٹھی کسی طرح ڈاکوؤں کی دست برد سے بچ گئی تھی۔ میاں بیوی نے فوراً یہ فیصلہ کیا کہ یہ انگوٹھی بھی خدا کی راہ میں دے دی جائے تب شاید باقی زیور مل جائے۔

اب سوچنے کی بات ہے کہ ہزاروں روپے کا زیور تو گیا اب چند ہزار کی ایک انگوٹھی تو بچالی جائے۔ مگر احمدیت کے فرزند یہ جانتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں مشکلات کے وقت دینے کی کیا برکات ہیں۔ چنانچہ زندہ خدا نے اپنے بندوں کی پکار کا جواب دیا۔ چند ہی دن بعد وہ ڈاکو کسی اور واردات میں پکڑے گئے اور ان سے سارا زیور برآمد ہو گیا۔

یہ واقعہ حضرت صاحب کے اس ارشاد کی نہایت حسین تفسیر کرتا ہے کہ تنگی کی حالت میں بھی' غربت کی حالت میں بھی خدا سے لینا ہے تو اسی کی راہ میں دو۔

اور اگر امیر مزید مال کا متمنی ہے تو وہ اپنے مال کو بے دریغ خدا کی راہ میں دیتا چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ نامعلوم ذرائع سے اس کی مدد کرتا چلا جائے گا۔

یہ نسخہ کبھی ناکام نہیں گیا۔ صرف صبر شرط ہے!

سوتے میں بھی لگتا ہے کہ مَیں جاگ رہا ہوں
زنجیر ہے پاؤں میں مگر بھاگ رہا ہوں
دبتی ہوئی آواز ہے تنقید کا محور
ہر بات پرکھتے ہوئے بے لاگ رہا ہوں

ابو الاقبال

کسی کی بات کسی کا فسانہ لے کے چلا
مَیں اپنے ساتھ صدا کا خزانہ لے کے چلا

رُکا تو ٹھہرے ہوئے وقت نے تسلّی دی
چلا تو شوخ صبا کا بہانہ لے کے چلا

ہُوا ہوں اور نہ ہونگا کسی کا دستِ نگر
میں اپنے کاندھوں پہ اپنا ٹھکانہ لے کے چلا

بدل سکے گا نہ اب کوئی میری راہگذر
شعورِ راہ کا مَیں تازیانہ لے کے چلا

رَہا تو بزم میں ایک رندِ بادہ خوار رہا
اُٹھا تو ذوقِ مۓ عارفانہ لے کے چلا

نسیم دُور کی آواز ہے صدا تیری
کوئی خیال کہیں غائبانہ لے کے چلا

نسیم سیفی

ایم ٹی اے کے پروگرام

سوموار ۱۴- نومبر ۱۹۹۴ء

پاکستان ٹائم	لندن ٹائم	تفصیل پروگرام
6-15 رات	1-15	تلاوت
6-30 رات	1-30	ملاقات- ہومیو پیتھی کلاس
7-30 رات	2-30	نظم
7-40 رات	2-40	"نظموں کا صحیح تلفظ" میزبان مسز امتہ الباری ناصر صاحبہ
8-10 رات	3-10	GLIMPSES OF PAST FROM OUR ARCHIVE ہمارا ماضی- تاریخی آثار کی روشنی میں
8-45 رات	3-45	نظم
8-50 رات	3-50	کل کے پروگرام

منگل ۱۵- نومبر ۱۹۹۴ء

پاکستان ٹائم	لندن ٹائم	تفصیل پروگرام
6-15 رات	1-15	تلاوت
6-30 رات	1-30	ملاقات- ہومیو پیتھی کلاس
7-30 رات	2-30	نظم
7-45 رات	2-45	دینی اخلاق- گفتگو از لئیق احمد طاہر
8-15 رات	3-15	نظم
8-30 رات	3-30	سیرۃ النبی ﷺ از نصیر احمد قمر
8-40 رات	3-40	نظم
8-50 رات	3-50	کل کے پروگرام

شیخ رحمت اللہ شاکر

عبادت گذاری اور زہد و اتقاء

حضرت ابو ہریرہؓ کے متعلق ثابت ہے کہ آپ نے عالم جوانی میں اسلام قبول کیا مگر شب بیداری آپ کا محبوب مشغلہ تھا۔ آپ کا کنبہ نہائت مختصر اور صرف تین اصحاب پر مشتمل تھا۔ یعنی آپ خود آپ کی بیوی اور ایک خادم مگر اس مقدس خاندان نے عبادت الٰہی کے لئے ایسی تقسیم اوقات کر رکھی تھی کہ جس سے ساری رات ہی عبادت میں بسر ہو۔ اور وہ اس طرح کہ تینوں باری باری ایک تہائی رات جاگتے اور عبادت کرتے۔ حضرت حرامؓ بن ملحان رات کے وقت قرآن کریم کا درس دیتے اور نمازیں پڑھتے رہتے تھے۔

حضرت عبداللہؓ بن عمر جوانی میں ہی نہایت متقی اور عبادت گزار تھے۔ عبادت کے شوق میں رات کو مسجد کے فرش پر سو رہتے۔ دنیاوی دلفریبوں سے کوئی سروکار نہ تھا۔ اور خواہشات نفسانی پر پورا قابو رکھتے تھے۔

آنحضرت ﷺ پر آپ کی عبادت گزاری اور پاکبازی کا اس قدر اثر تھا کہ برملا اس کا اظہار فرمایا۔ چنانچہ ایک مرتبہ ام المومنین حضرت حفصہ سے فرمایا کہ عبداللہؓ جوان صالح ہے۔

پہلے یہ ذکر ہو چکا ہے کہ حضرت عکرمہؓ بن ابی جہل نے اسلام لانے کے بعد اقرار کیا تھا کہ اسلام کی مخالفت میں جو کچھ کیا ہے۔ اور جس جس رنگ میں مخالفت کی ہے۔ اسی رنگ میں مگر اس سے دوگنا خدمت اسلام کریں گے چنانچہ اسلام کی تائید میں میدان جہاد میں آپ نے جو کارہائے نمایاں کئے۔ جس طرح بڑھ کر ہر موقعہ پر داد شجاعت دیتے رہے۔ اس کے بے شمار ثبوت تاریخ اسلام میں نظر آتے ہیں۔ لیکن اس کے علاوہ عبادت میں بھی اس اقرار کو صدق دل کے ساتھ پورا کر کے دکھا دیا۔ حالت کفر میں آپ کی جبیں بتوں کے آگے سجدہ ریزہ چکی تھی۔ اور اپنی اس نادانی پر انہیں رہ رہ کر افسوس آتا تھا۔ اور اس سے اس کلنک کے ٹیکہ کو دھونے کے لئے بے چین و بے قرار تھے۔ چنانچہ اسے خدا تعالیٰ کے سامنے اس طرح جھکایا کہ پوری طرح تلافی مافات کر دی۔ ارباب سیر تسلیم کرتے ہیں۔ کہ آپ عبادت میں بڑی مشقت اٹھاتے تھے۔

قرآن کریم کے ساتھ والہانہ عشق تھا اسے چہرہ پر رکھ کر فرماتے کتاب ربی۔ کتاب ربی۔ اور یہ کہتے ہوئے ساتھ ساتھ روتے جاتے تھے حضرت ابو طلحہؓ کے متعلق بیان کیا جا چکا ہے۔ کہ آپ نے بالکل نو عمری میں اسلام قبول کیا تھا۔ لیکن عبادت کے ذریعہ تقوےٰ میں وہ بلند مقام حاصل کر لیا تھا کہ بڑے بڑے صحابہ ان سے دعائیں کراتے تھے۔ عبادت اس کثرت سے کرتے تھے کہ سجاد لقب پڑ گیا تھا۔

اسلام لانے سے قبل حضرت ابو سفیان مخالفت میں جس قدر بڑھے ہوئے تھے۔ اس کے ذکر کی ضرورت نہیں۔ مگر مسلمان ہونے کے بعد اسلامی تعلیم کا ایک زندہ نمونہ بن گئے تھے۔ رات اور دن کا اکثر حصہ عبادت الٰہی میں گزارتے تھے۔ اور اسی وجہ سے آنحضرت ﷺ نے آپ کو جوانان جنت کا لقب دیا تھا۔

حضرت شداد بن اوس کمسنی میں اسلام لائے تھے۔ مگر نہائت عابد و زاہد تھے۔ رات کو دیر دیر تک مصروف عبادت رہتے۔ بسا اوقات ایسا ہوتا کہ لیٹتے تو پھر خیال آتا کہ میں نے خدا تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا نہیں کیا۔ اور اس وجہ سے فوراً اٹھ بیٹھتے اور عبادت میں مصروف ہو جاتے تھے۔ حتی کہ بعض اوقات رات بھر نماز پڑھتے اور عبادت میں مصروف رہتے۔

حضرت عبداللہؓ بن رواحہ کی بیوی کا بیان ہے کہ جب آپ گھر سے نکلتے۔ تو دو رکعت نفل پڑھ کر نکلتے تھے۔ اور واپس آتے تو بھی اسی طرح کرتے۔ یعنی فوراً دو نفل ادا کرتے۔

حضرت حذیفہ بن الیمان بھی نوجوان تھے۔ مگر عبادت گزاری کا یہ حال تھا کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ رات بھر نماز پڑھتے رہے۔ اور عبادت میں برابر ساتھ شامل رہے۔

حضرت عتابؓ بن امیہ بالکل نو عمر صحابی تھے۔ حتی کی وفات کے وقت آپ کی عمر صرف ۲۵-۲۶ سال کی تھی۔ لیکن زہد و اتقا کی وجہ سے فضلائے صحابہ میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ اور اپنی عبادت گزاری کے باعث اتنا بلند مقام حاصل کر چکے تھے۔ کہ آنحضرت ﷺ نے انہیں مکہ کا عامل مقرر فرمایا۔ اور ان کا تقرر کرتے وقت فرمایا کہ اگر مجھے ان سے زیادہ موزوں آدمی نظر آتا۔ تو اسے اس عہدہ پر مقرر کرتا۔ ۸ھ میں آپ پہلے امیر الحج مقرر ہوئے۔

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف باوجودیکہ دولتمند تھے۔ مگر خشیت اللہ اور تقویٰ سے قلب معمور تھا۔ اور دنیوی نعماء ان کے لئے کسی ابتلاء کے بجائے ازدیاد ایمان کا موجب ہوئی تھیں۔ اللہ تعالیٰ کی ہیبت اور اس کے جلال کو یاد کر کے اکثر رویا کرتے تھے۔ ایک دفعہ تمام دن روزہ سے رہے۔ شام کے وقت کھانا آیا تو اسے دیکھ کر رو پڑے اور فرمایا مصعب بن عمیر مجھ سے بہتر تھے۔ مگر وہ شہید ہوئے تو کفن میں صرف ایک چادر تھی۔ جس سے سر چھپاتے تو پاؤں ننگے ہو جاتے تھے۔ اور پاؤں چھپاتے تو سر ننگا ہو جاتا۔ اسی طرح حضرت حمزہ شہید ہوئے تو یہی حالت تھی۔ مگر اب دنیا ہمارے لئے فراخ ہو گئی ہے۔ اور اس کی نعمتیں ہمیں بکثرت حاصل ہو گئی ہیں۔ اور میں ڈرتا ہوں کہ کہیں ہماری نیکیوں کا صلہ ہمیں یہیں نہ مل جائے۔ اور اس قدر رقت طاری ہوئی کہ کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا۔

آپ نمازیں نہائت خشوع سے ادا فرماتے تھے۔ خصوصاً ظہر کے فرض ادا کرنے سے قبل بہت دیر تک نوافل میں مشغول رہتے تھے۔

صحابہ کرام ہمیشہ تقوے کی باریک راہوں پر گامزنی کی کوشش کرتے تھے۔ اور اس بات کی نہایت احتیاط کرتے تھے۔ کہ ان کا کوئی قدم غلط نہ اٹھ سکے۔ اس کی ایک دلچسپ مثال سنئے۔ ایک سفر میں چند صحابہ کو ایک گاؤں میں قیام کا اتفاق ہوا۔ وہاں کے رئیس کو سانپ نے ڈس لیا تھا۔ اہل دہ نے صحابہ کی شکل و صورت سے مذہبیت کا اندازہ کر کے ان سے درخواست کی۔ کہ مریض کے لئے کوئی چارہ کریں۔ صحابہ نے سورۃ فاتحہ پڑھ کر پھونک دیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ تندرست ہو گیا۔ اس کے عوض ان لوگوں نے صحابہ کو کوئی ہدیہ دیا جب اس کی تقسیم کا سوال پیدا ہوا تو بعض نے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے جھاڑ پھونک کی ممانعت کی ہوئی ہے۔ اس لئے اس تقسیم سے قبل آپ سے دریافت کر لینا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ اس معاوضہ کا استعمال ناجائز ہو۔ اور ہم خواہ مخواہ گنہگار ہوں چنانچہ واپسی پر آپ سے دریافت کیا گیا۔ تو آپ نے فرمایا یہ کوئی جھاڑ پھونک نہیں۔ معاوضہ تقسیم کر لو۔

حد درجہ کے جری اور بہادر ہونے کے باوجود صحابہ کرام اللہ تعالیٰ کے خوف سے ہر وقت لرزاں رہتے تھے۔ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ عہد نبوت میں اگر کبھی تیز ہوا بھی چلتی تھی تو مسلمان خوف الٰہی سے کانپتے ہوئے مسجد کی طرف بھاگ اٹھتے تھے۔

حضرت عثمانؓ کے دل پر اللہ تعالیٰ کا خوف اس قدر طاری رہتا تھا کہ جب کوئی جنازہ سامنے سے گزرتا۔ تو بے اختیار آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے تھے۔ قبرستان سے گزر ہوتا۔ تو روتے روتے ریش مبارک تر ہو جاتی تھی۔

باوجودیکہ حضرت علیؓ کی عمر قبول اسلام کے وقت بہت چھوٹی تھی لیکن آپ نہائت عابد و زاہد تھے۔ اس کی تفاصیل میں جانے کے بجائے صرف اس قدر کہہ دینا کافی ہے۔ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جہاں تک مجھے علم ہے وہ بہت روزہ دار اور عبادت گزار تھے۔ زبیرؓ بن سعید کی روائت ہے یعنی میں نے کسی ہاشمی کو ان سے زیادہ عبادت گزار نہیں دیکھا۔

حضرت عبداللہؓ بن زبیر آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں بہت کمسن تھے۔ تاہم بے حد عبادت گزار تھے۔ نماز اس قدر استغراق سے پڑھتے تھے کہ ایسا معلوم ہوتا تھا گویا ایک بے جان ستون کھڑا ہے۔ رکوع اتنا لمبا کرتے کہ اتنے عرصہ میں ساری سورۃ بقرہ ختم کی جا سکے۔ سجدہ میں گرتے تو اس قدر محویت طاری ہوتی تھی۔ کہ چڑیاں آ آ کر پیٹھ پر بیٹھ جاتی تھیں۔

مردوں کے علاوہ مسلم خواتین کو بھی عبادت گزاری اور قرب الٰہی کے حصول کا بے حد شوق رہتا تھا۔ اور وہ یہ گوارا نہ کر سکتی تھیں۔ کہ تقوےٰ اللہ میں وہ مردوں سے پیچھے رہیں چنانچہ حضرت اسماء بنت یزید جب چند اور عورتوں کے ہمراہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بغرض بیعت حاضر ہوئیں۔ تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں مسلمان عورتوں کی طرف سے کچھ عرض کرنا چاہتی ہوں۔ حضورؐ نے اجازت دی تو عرض کیا کہ ہم بھی حضورؐ کے دست حق پرست پر ایمان لائی ہیں۔ مگر ہماری حالت مردوں سے مختلف ہے۔ مرد نماز باجماعت اور جمعہ میں شریک ہوتے ہیں۔ نماز جنازہ پڑھتے ہیں۔ مریضوں کی عیادت کرتے ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ جہاد فی سبیل اللہ کرتے ہیں۔ مگر ہم پردہ نشین ہیں۔ اور ان نیکیوں میں حصہ نہیں لے سکتیں۔ گھروں میں بیٹھ کر اولاد کی پرورش کرتی ہیں۔ اور مردوں کے مال و اسباب کی حفاظت کرتی ہیں۔ تو کیا اس صورت میں ہم کو بھی ثواب ملے گا۔ آنحضرت ﷺ نے صحابہ سے فرمایا کیا تم لوگوں نے کبھی کسی عورت سے ایسی برجستہ گفتگو سنی ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ نہیں۔ آپ نے حضرت اسماء سے فرمایا کہ اگر عورتیں فرائض زوجیت ادا کرتیں۔ اور شوہر کی اطاعت کرتی ہیں۔ تو جس قدر ثواب مرد کو ملتا ہے۔ اسی قدر عورتوں کو بھی ملتا ہے۔

جماعت احمدیہ کے نصب العین میں یہ بات داخل ہے کہ ہم نیکیوں کی طرف بلائیں اچھی باتوں کی طرف بلائیں۔ نیک کاموں کا حکم دیں اور بُرے کاموں سے روکیں۔ یہی وہ ہتھیار ہے جن کے ذریعے ہم نے (دین حق) کے لئے عالمی جنگ جیتنی ہے اور ان ہتھیاروں کو روزمرہ استعمال کرنا اور عادت بنا لینا ہی ایک ایسا فریضہ ہے جو جماعت کو توجہ کے ساتھ ادا کرنا چاہیئے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

۲۰- اکتوبر (۱۹۹۴ء) کو بی بی سی کی دوسری مجلس میں نعیم احمد مہجور نے گلاب کے پھول کا رومانوی انداز میں ذکر کرتے ہوئے یہ بات بتائی کہ پھولوں کے متعلق جو تحقیق کی جارہی ہے وہ کہاں تک پہنچی ہے- پھول کی نرم و نازک اور شاداب پتیاں کچھ دیر کے بعد مرجھا جاتی ہیں اور ماہرین کے لئے یہ بات معمہ بنی ہوئی ہے کہ آخر پودا قائم رہتا ہے تو پھولوں کی پتیاں کیوں مرجھا جاتی ہیں- اس سلسلے میں پرجو یونیورسٹی (معلوم نہیں یہ نام درست ہے یا غلط) کے پروفیسر ولیم وڈسن کا کہنا ہے کہ پودا پہلے یہ دیکھتا ہے کہ اس کے پھولوں نے وہ کام پایہ تکمیل کو پہنچا لیا ہے جس کے لئے انہیں پودے کی زینت بنایا گیا تھا- یعنی پودے کی نسل کو آگے جاری رکھنا- پھولوں کی نرم و نازک اور شاداب پتیاں جو کام سب سے زیادہ محنت کے ساتھ کرتی ہیں وہ یہ ہے کہ اپنی شادابی کے ذریعے بھنورے کو اپنے جال میں (اسے تصوراتی کہہ لیجئے) پھنساتی ہیں اور بھنورا پھولوں کی نسل کو جاری رکھنے کے کام میں بڑا اہم کردار ادا کرتا ہے- پتہ یہ لگایا گیا ہے کہ پتیوں میں ایک خاص قسم کی زہر ہوتی ہے جسے ایتھل کہا جاتا ہے یہ زہر پتیوں سے خارج ہو کر سارے پودے میں سرایت کر جاتی ہے- لیکن یہ بات معلوم ہو جانے کے بعد معمہ کی دوسری کڑی یہ ہے کہ وہی زہر پتیوں کو تو مرجھا دیتی ہے اور پودے کو شاداب ہی رکھتی ہے- پروفیسر وڈسن کہتے ہیں کہ یہی وہ راز ہے جس کا کھوج لگانے کے لئے کوششیں جاری ہیں- ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ یہ بات ایک عرصہ سے مدنظر ہے اور اس راز کا کھوج لگانے کے لئے سالہا سال سے کوششیں کی جا رہی ہیں- ان کا یہ بھی خیال ہے کہ جینیٹک انجینئرنگ کے واسطے سے ایسے پھول پیدا کئے جاسکتے ہیں جو تین ہفتوں تک تروتازہ اور شاداب رہیں- لیکن تین ہفتے تو کوئی لمبا عرصہ نہیں ہے- جہاں پھول خریدنے کی عادت پختہ ہو چکی ہوتی ہے وہاں تین ہفتے کے بعد پھر جیب کی طرف نظر ڈالنی پڑے گی اور اپنے لئے یا اپنے کسی پیارے کے لئے پھول خریدنے پڑیں گے- چاہئے تو یہ کہ پھول ہمیشہ تروتازہ رہیں اور شاداب رہیں لیکن ایسا ہو نہیں پا رہا- پروفیسر وڈسن اسی کام پر لگے ہوئے ہیں ان کی تھیوری یہ ہے کہ اگر ایتھل گیس کو پتیوں سے زائل کردیا جائے تو جس طرح پودا تروتازہ رہتا ہے پتیاں بھی ہمیشہ تروتازہ رہیں گی گویا کہ مسئلہ اس ایتھل گیس کو ختم کرنے کا ہے- یہ ختم ہو گی یا نہیں یہ کوئی نہیں کہہ سکتا لیکن تجربات جاری ہیں اور کوشش یہی ہے کہ پھولوں کو مرجھانے نہ دیا جائے-

میں نے جب بی بی سی کا یہ پروگرام سنا تو فوری طور پر میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ پروفیسر وڈسن اور اس کے ساتھی تو کوشش کرتے رہیں گے، ہم خدا کے فضل سے اس بات میں کامیاب ہو گئے ہیں- مثلاً جو تصویر اس وقت میرے پیش نظر ہے اس میں حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب اور میں کھڑے ہیں' یہ ملاقات آپ کی رہائش گاہ پر ہوئی تھی- میرے گلے میں خوب موٹے موٹے پھولوں کا ایک ہار ہے میں اسے جب بھی دیکھتا ہوں یہ مجھے اسی طرح تروتازہ اور شاداب لگتے ہیں اور تصور میں یوں معلوم ہوتا ہے کہ ان کی شادابی بھی بڑھ رہی ہے اور ان کی خوشبو بھی بڑھ رہی ہے- لیکن یہ پھول ہیں کیسے-

ان پھولوں کی داستان یہ ہے کہ ۷- فروری ۱۹۹۴ء کو عدالت کے ایک فیصلے کے مطابق عدالت ہی کے کمرہ میں پولیس نے ہمیں ایک طرف کر کے کہا کہ یہاں ٹھہرو- کچھ تھوڑے سے وقفے کے بعد پولیس نے ہمیں اس کمرے سے باہر نکالا اور شائد از راہ مذاق کہا کہ دوڑ تو نہیں جاؤ گے- ہم نے یک زبان ہو کر کہا کہ ہم وہ لوگ نہیں ہیں جو دوڑ جائیں بلکہ ہم تو ان باتوں کو اپنا اعزاز اور اپنی زندگی کا تسلسل سمجھتے ہیں- چنانچہ وہ ہمیں ایک اور کمرے میں لے گئے اور پھر ہماری ہی گاڑی میں بیٹھ کر ہمیں پہلے دارالضیافت لائے کہ کھانا کھا لیجئے اور پھر تھانے لے گئے-

ہم پانچ افراد تھے- مکرم مولانا محمد الدین صاحب ناز- مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب- مکرم قاضی منیر احمد صاحب- مکرم آغا سیف اللہ صاحب اور خاکسار- رات تھانے میں گذاری اور خدا کے فضل سے یہ رات اچھی ہی گذری- کئی دوست ملاقات کے لئے آگئے- گئی رات تک باتیں ہوتی رہیں اور یہ ساری باتیں ایمان افروز تھیں-

اگلے دن ہمیں مقامی مجسٹریٹ کے پاس پیش کرنا تھا- چنانچہ ہمیں اس طرح پیش کیا گیا کہ ہتھکڑیاں لگی ہوئی تھیں اور مجسٹریٹ صاحب ہماری طرف ذرا سا دیکھ کر سر جھکا لیتے تھے- یہ منظر ہمیں کچھ عجیب سا لگا- ایک تو اس لئے کہ پہلی بار ہاتھوں میں ہتھکڑیاں تھیں اگرچہ مکرم قاضی منیر احمد صاحب کے ہاتھوں کو تو پہلے بھی یہ سرفرازی حاصل ہو چکی تھی لیکن باقی چاروں افراد ایسے تھے جنہیں پہلی دفعہ ہتھکڑی پہنائی گئی تھی- اور دوسرے یہ کہ وہ شخص جس نے کہا کہ ملزموں کو ہتھکڑیاں لگا کر میرے سامنے پیش کیا جائے اور باوجود اس کے کہ پولیس نے کسی قدر معذرت کی کہ پوری ہتھکڑیاں ہمارے پاس موجود نہیں ہیں لیکن پھر بھی مجسٹریٹ صاحب کا یہ ارشاد قائم رہا کہ بہر حال میرے سامنے ہتھکڑیاں لگا کر ہی پیش کئے جائیں- لیکن وہی شخص ہمیں دیکھ کر بالکل ذرا سا دیکھ کر نظریں جھکا لیتا تھا- لگتا تھا کہ ندامت کا احساس ہے- حالانکہ ان کا تو کوئی قصور نہیں تھا لیکن قصوروار نہ ہونے کے باوجود ندامت کا احساس ان کی شرافت کی دلیل ہے- اور ان کی ہم سے ہمدردی کا ایک پہلو ہے-

اس کارروائی کے بعد ہمیں جو ڈیسٹرکٹ جیل لے جایا گیا- وہاں پر ایک کمرے میں تقریباً چالیس افراد زمین پر لیٹے ہوئے تھے- پچیس تیس ایک طرف اور بیس پچیس دوسری طرف اور دونوں کے درمیان تھوڑی سی جگہ تھی جسے آپ اس کمرے کی سڑک کہہ لیجئے ہم نے تو اس سڑک کو سیر کے لئے بھی استعمال کیا- صبح کے وقت سب سے پہلے میں نے سیر شروع کی کہ جب اپنے گھر پر تھا تو سیر کا عادی تھا- پھر اس کے بعد محترم آغا صاحب اور مکرم قاضی منیر احمد صاحب نے سیر شروع کر دی اور یہ نہایت تیز تیز سیر کرتے تھے- حتیٰ کہ انہیں تیز تیز چلتے دیکھ کر بعض دوسرے افراد بھی ان کے ساتھ شامل ہو جاتے-

اس کمرے میں ۸- فروری ۱۹۹۴ء کو داخل کئے گئے تھے اور ۸- مارچ ۱۹۹۴ء کو وہاں سے نکالے گئے- اس دوران صرف دو دفعہ تھوڑی تھوڑی دیر کے لئے ایک دفعہ ہم سب کو یعنی تیس چالیس افراد کو اور ایک دفعہ صرف ہم پانچوں کو باہر نکالا گیا- جب سب کو باہر نکالا گیا تو اس موقعہ پر مجسٹریٹ صاحب نے بعض قیدیوں سے کہا کہ ان کی سزا کی شرائط نرم کی جارہی ہیں- تاکہ وہ عید کی نماز اپنے گھر پر پڑھ سکیں- چنانچہ کسی کو تھوڑا سا جرمانہ کیا کسی کے قید کے دن کم کردیئے-

دوسری دفعہ ہم پانچوں کو اس کمرے سے باہر نکالا گیا تو وہ ایک ملاقات کی خاطر تھا- ملاقات کے لئے مکرم طاہر عارف صاحب جو پولیس ہی کے کسی محکمہ میں غالباً ڈی آئی جی ہیں اور ایک مجسٹریٹ صاحب ان سے جیلر کے کمرے میں (اور جیلر کو ٹرنکی کہتے ہیں) ملاقات کا موقعہ دیا گیا- وہاں پر کچھ دیر ہم بیٹھے اور مختلف موضوعات پر باتیں ہوتی رہیں- مجسٹریٹ صاحب نے مجھ سے پوچھا جب میں نے انہیں بتایا کہ میں نے نائیجیریا میں بھی عدالتیں دیکھی ہیں تو مجھ سے کہنے لگے آپ کے خیال میں نائیجیریا کی عدالتوں اور پاکستان کی عدالتوں میں کیا فرق ہے- شائد وہ مجھ سے یہ سننا چاہتے ہوں گے کہ پاکستان کی عدالتیں اچھی نہیں- لیکن ایسا نہیں ہوا- میں نے انہیں کہا کہ عدالتوں کا فرق نہیں ہوتا- انسانوں کا فرق ہوتا ہے- یہاں بھی اچھے انسان موجود ہیں اور وہاں بھی اچھے انسان موجود ہیں- یہاں بھی برے انسان موجود ہیں اور وہاں بھی برے انسان موجود ہیں- وہ میرا جواب سن کر مسکرائے اور میں سمجھتا ہوں کہ دل ہی دل میں انہوں نے اس بات کی داد دی کہ جواب ایسا دیا ہے کہ نہ نائیجیریا کی مذمت ہو نہ پاکستان کی-

اس ملاقات کے بعد جیلر واپس ہمیں کمرے میں لے جا رہا تھا تو کہنے لگا چلو اب تمہیں "ڈک" دوں- یعنی بند کردوں- "ڈک" دوں کا لفظ کچھ عجیب سا لگا- شائد اس لئے کہ انسانوں کو نہیں جانوروں کو "ڈکتے" ہیں- انسانوں کو اگر کمرے میں داخل کردیا جائے تو کہہ سکتے ہیں کہ چلو تمہیں یہاں بند کردوں- لیکن بہر حال یہ جیل کی طرز گفتگو ہے- اور ایسی باتیں سننی ہی پڑتی ہیں- اس کمرے میں ہیروئن فروش بھی تھے- ہیروئن پینے والے بھی تھے- ہیروئن ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے والے بھی تھے- بلکہ ایک شخص نے جس نے ہم سے خاصی دوستی نباہی بتایا کہ وہ اب تک بارہ ملکوں میں اپنا کاروبار کر چکا ہے- اور اگرچہ اس کی ضمانت تو ہو چکی ہے لیکن وہ ضامن پیش نہیں کر رہا کیونکہ ابھی وہ کچھ اور دن یہاں جیل ہی میں رہنا چاہتا ہے- یہ لوگ ہیروئن فروشوں کے علاوہ چور اور ڈاکو بھی تھے- خانگی جھگڑوں میں ایک دوسرے کے بازو اور ٹانگیں توڑنے والے بھی تھے اور اسی طرح کئی اور جرم کرنے والے افراد موجود تھے- ایک بالکل بارہ چودہ سال کے نوجوان کو لائے بڑا ہنستا کھیلتا دوڑتا بھاگتا اس کمرے میں جیسے وہ بڑا خوش تھا- یہ جیب کترا تھا- اور کہتے ہیں دو چار دن کے بعد اس نے حوالات میں ہی ایک شخص کے ۶۰ روپے اتنی پھرتی سے نکالے کہ اسے پتہ ہی نہیں چلا- جب پتہ چلا تو ہلڑ مچ گیا- کہ حوالات میں چوری ہو گئی- بہر حال یہ تھے وہ لوگ جن کے ساتھ ایک مہینہ گذارنا پڑا-

اگرچہ اس جگہ کو صاف رکھنے کی کوشش تو کی جاتی تھی- لیکن چونکہ اس کے ایک کونے میں گند کا ڈھیر بھی پڑا رہتا تھا- اس لئے اسے صفائی کہتے ہوئے بھی صفائی کہنے کو جی نہیں چاہتا- چوروں میں سے ایک چور جس کی عمر ۳۵-۴۰ سال کے قریب ہو گی بڑا زبردست چور سمجھا جاتا تھا- چنانچہ بعض اوقات پولیس اس کو کمرے سے باہر نکال کر اس سے پوچھ گچھ کرتی اور اس کی خوب پٹائی کرتی- اس

پٹائی سے دو تین دن تک وہ اپنے بدن کو سہلاتا رہتا۔ لیکن جب وہ سمجھتا کہ بدن پوری طرح سہلایا جا چکا ہے۔ تو نعتیں پڑھنی شروع کر دیتا۔ نہایت سریلی آواز۔ نہایت اچھی نعتیں۔ کچھ دنوں بعد یہ معمول بن گیا کہ دس پندرہ افراد ہمارے گرد خاص طور پر میرے گرد آکر بیٹھ جاتے اور وہ نعتیں سنانے لگتا۔ پھر کبھی کسی نعت کی فرمائش کرتے کبھی کسی نعت کی فرمائش کرتے۔ کبھی کسی اور ہی پنجابی نظم کی فرمائش ہو جاتی اور وہ بڑے مزے سے گاتا رہتا۔ اس کا گانا سب کے دلوں کو لبھاتا تھا اور ہم اس کے لئے بڑی دعائیں کرتے تھے۔ محترم آغا صاحب نے اسے مشورہ دیا کہ چوری ڈاکہ چھوڑ کر اگر وہ سبز کپڑے پہن لے اور ایک لمبا سا کھونڈا اپنے ہاتھ میں رکھے اور جگہ جگہ نعتیں سناتا پھرے تو اس کی روزی بھی حلال کی روزی ہوگی اور یہ ہوگی بھی مستقل اور زیادہ۔ وہ مسکراتا اور یوں لگتا کہ اب اس نے عہد کر لیا ہے کہ وہ نعتیں ہی سنایا کرے گا۔ لیکن اس کے مسکرانے پر اس کے ساتھی ہنستے اور کہتے کہ یہ مسکراہٹ جھوٹی ہے۔ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کہ یہ شخص چوری چھوڑ دے۔

بعض چور ایسے تھے جن کا ہدف ربوہ تھا۔ ربوہ میں کئی چوریوں کے متعلق انہوں نے پنی اپنی کہانی سنائی' ایک پکڑا گیا اور اس کی یسی پٹائی ہوئی کہ اسے ساری عمر یاد رہے گی۔ دوسرے کو جب یہ بتایا گیا کہ جس کے گھر پر تم نے چوری کی تھی وہ آج انگلستان پہنچا ہوا ہے اور ہمارے ٹی۔وی کے پروگراموں میں سب سے آگے بیٹھا ہوتا ہے۔ تو وہ مسکرایا اور مسکراتے مسکراتے کھلکھلا کر ہنسنے لگا۔ اور کہنے لگا کہ چلا تو گیا وہ لیکن سر منڈا کے گیا نا۔ ہم نے تو اس کے گھر کی کوئی چیز نہیں چھوڑی۔ سب اٹھا کر لے گئے۔

مکرم قاضی منیر احمد صاحب کو تو جیل کا تجربہ تھا ہی اور اس تجربے میں یہ بات بھی شامل تھی کہ ایک دفعہ جب وہ شہداد پور کے جیل میں تھے تو لوگ ان پر تیل چھڑک کر آگ لگانے کی کوشش کرتے تھے۔ چنانچہ اسی تجربہ کے پیش نظر اس جیل میں جہاں ہم پانچوں مقید تھے وہ رات کے چار بجے تک جاگتے تھے اور جو سب سے بڑا ہوشیار سمجھا جاتا تھا جس نے کہا تھا کہ

میں بارہ ملکوں میں ہیروئن لے جاتا رہا ہوں اسے باتوں میں لگائے رکھتے اور یہ دیکھتے رہتے کہ کسی شخص کو ہم پر حملہ کرنے کی جرأت نہ ہو یہ میں سمجھتا ہوں کہ ان کی بڑی قربانی ہے۔ جس کے لئے جتنی بھی دعا کی جائے کہ اللہ انہیں جزا دے' کم ہے۔ وہ بھی ہم لوگوں کی طرح آرام کی نیند سو سکتے تھے لیکن انہیں نے ایسا نہیں کیا۔ ویسے یہ بھی تھا کہ آدھی رات تک تو یہ لوگ آپس میں گالی گلوچ میں مصروف رہتے تھے اور گالیاں بھی ایسی غلیظ کہ میں اکثر کہتا تھا کہ میں ہندوستان میں بھی رہا ہوں اور پاکستان میں بھی اب رہ رہا ہوں لیکن میں نے ان میں سے بعض گالیاں ایسی ہیں جو کہیں نہیں سنیں یا تو یہ ان کی اپنی ایجاد ہے یا یہ ان کے جذبے کی شدت کا اظہار ہے۔

اس حوالات میں دلچسپیاں بھی تھیں۔ ایک شخص شام کے وقت جلدی جلدی ادھر ادھر گھومتا اور "ہوکا" لگاتا۔ چیزیں بیچنے کے لئے جو آواز دی جاتی ہے اسے "ہوکا" کہنے میں بڑا مزا آتا ہے۔ گرم گرم پکوڑے۔ گرم گرم پکوڑے۔ اور کبھی اسے خیال آیا کہ وہ بوتلیں بیچے پیپسی پیپسی کولا۔ شیزان شیزان لے لو۔ شیزان اور کبھی وہ بس کا کنڈکٹر بن جاتا اور آوازیں لگاتا۔ چلو چلو' جلدی چلو' لاہور چلو' لاہور چلو' اور اس طرح وہ سب کے لئے ہنسی کا سامان پیدا کرتا۔

ہمارے ساتھ بعض لوگوں کو کچھ ایسا انس ہو گیا تھا کہ وہ شام کے وقت جب ہم سونے کے لئے لیٹتے تو آکر قاضی صاحب کی اور میری ٹانگیں دبانے لگتے۔ اور ٹانگیں دباتے ہوئے ان میں سے ایک شخص ایک کہانی بیان کرنی شروع کر دیتا۔ لمبی' لمبی' لمبی۔ حتی کہ اگر اسے روکا نہ جائے تو شائد وہ اس کہانی کو ساری عمر تک جاری رکھ سکے۔ لیکن ہم کچھ دیر کے بعد اس سے کہتے کہ اب باقی حصہ کل سنیں گے۔ اور اگلے دن وہ پھر وہاں سے شروع کر دیتا جہاں اس نے ختم کی تھی۔ کچھ لوگوں نے وہاں چولھے رکھے ہوئے تھے۔ چائے بھی بنتی تھی۔ سویاں اور حلوہ بھی بنتا تھا۔ چنانچہ جب سویاں اور حلوہ بناتے تھے تو وہ پانچ پلیٹوں میں حلوہ یا سویاں ڈال کر ہمیں پیش کرتے۔ ڈر تو لگتا تھا کہ خدا جانے یہ کیسی ہیں۔ یا ایسا نہ ہو کہ کوئی نشے کی چیز ہی بیچ میں ڈال دی گئی ہو۔ لیکن بہر حال چکھنا ضرور پڑتا تھا۔ بعض اوقات ہم نے کھانے سے تو انکار کر دیا لیکن چکھنا ضرور پڑا۔ ورنہ ہو سکتا تھا کہ ان کی دوستی عداوت میں بدل جاتی اور اگر ایک ہی کمرہ میں کئی لوگ عداوت پر تل جائیں تو زندگی دشوار ہو سکتی ہے۔

اس جیل میں بند کئی افراد کی ہم سے دوستی کا ایک راز یہ بھی تھا کہ محترم آغا سیف اللہ صاحب نے ایک واعظ کی حیثیت اختیار کر رکھی تھی۔ وہ سب "بھائیوں" سے ان کے حالات پوچھ کر انہیں اچھے کردار کا وعظ کرتے کہ چوری ڈاکہ چھوڑیں اور نیکیوں کی طرف راغب ہوں وہ انہیں دین کے عوامل کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی زندگیاں گذارنے کی تلقین کرتے اور ایسا کرنے کے لئے کبھی کبھی نہایت موزوں پنجابی زبان کے اشعار انہیں سناتے۔ اور جب وہ اشعار سناتے تو باوجود ان اشعار کی سادگی کے آپ ان کی لمبی لمبی تشریحیں کرتے جن میں اپنی زندگی میں رونما ہونے والے واقعات پیش کر کے سننے والوں کو یہ یقین دلاتے کہ جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں وہ عملی زندگی کا حصہ ہے۔ وہ سب کچھ کیا جا سکتا ہے۔ وہ سب کچھ انہوں نے خود کر کے دیکھا ہے۔ اور اگر وہ لوگ بھی کریں تو یقیناً کر سکتے ہیں۔ ایک تسبیح پر تسبیح و تحمید اور پنجابی کے اشعار اور تلاوت قرآن پاک ان ساری باتوں نے ان لوگوں کے دل موہ لئے تھے۔ مکرم مولانا محمد الدین صاحب ناز نے تو غالباً دو دفعہ کلام پاک ختم کیا۔ جہاں وہ بیٹھتے تھے وہ سلاخوں والے دروازے کے بالکل سامنے کی جگہ تھی اور سردی کا یہ عالم تھا کہ دروازے کے آگے ہاتھ رکھتے ہی انسان ٹھٹھرنے لگتا تھا۔ لیکن ناز صاحب دل کڑا کر کے اسی دروازے کے آگے بیٹھتے اور تلاوت کلام پاک کرتے رہتے۔

احسان ناشناسی ہوگی اگر ان دوستوں کا ذکر نہ کیا جائے جو اس سارے عرصہ میں ہم سے ملاقات کے لئے تشریف لاتے رہے۔ بیسیوں افراد ایک ایک موقعہ پر موجود ہوتے تھے۔ اور صبح سے لے کر شام تک یہ ملاقات جاری رہتی تھی۔ مجھے بعض دوست اصرار کر کے کہتے تھے کہ آپ بیٹھے رہیں ہم آپ سے بیٹھے بیٹھے باتیں کر لیں گے۔ لیکن میرا دل کبھی نہ مانا کہ میرے دوست اتنی دور سے ملنے آئیں' کھڑے ہو کر بات کریں اور میں بیٹھا رہوں۔ چنانچہ میں ہر دفعہ ان سے کھڑا ہو کر ملتا رہا۔ لوگ مجھے مجبور کرتے رہے کہ آپ تھک جائیں گے آپ کمزور ہیں۔ آپ بوڑھے ہیں اور ایسی ہی باتیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کی اس عقیدت اور محبت کا جواب نہیں۔ جس طرح یہ دوست آتے رہے یہ ہماری ڈھارس کا بہت بڑا ذریعہ تھا۔ پھر ان میں سے اکثر دوست بہت سا پھل لے کر آتے۔ یہ پھل بھی ہمارے لئے جیل کے دیگر افراد سے دوستی پیدا کرنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ بنتا تھا۔ کیونکہ پھل اتنا ہوتا تھا کہ سب لوگوں میں تقسیم کرنے کے باوجود بچ رہتا تھا اور پھر اسے دوسری دفعہ اور تیسری دفعہ تقسیم کیا جاتا تھا۔ اسی طرح میں سمجھتا ہوں کہ دارالضیافت کے ملک منور احمد جاوید صاحب کا جتنا بھی شکریہ ادا کیا جائے کم ہے۔ وہ نہ صرف کھانا بھجواتے تھے اور بروقت بھجواتے تھے بلکہ ہر دفعہ پوچھتے تھے کہ آپ کے لئے کونسی ڈش تیار کروں۔ اور یہ کھانا صبح کے وقت عباس ناظم صاحب اور میرا بیٹا اظہر اقبال سیفی لے کر آتے تھے۔ اور شام کے وقت مکرم منیر احمد صاحب اور مکرم شفیق احمد صاحب اور ان کے دیگر ساتھی۔ بعض اوقات اور اگرچہ ایسا ہوا بہت کم کچھ اور دوست بھی کھانا لاتے رہے۔ مکرم محترم آغا صاحب نے فیصلہ کیا کہ الفضل کی طرف سے جیل کے تمام افراد کی دعوت کی جائے۔ چنانچہ دو دفعہ چاولوں کی دیگیں پکوا کر وہاں منگوائی گئیں اور اپنے کمرے میں رہنے والے افراد کے علاوہ کئی دوسرے لوگوں کو بھی سیر ہو کر کھانے کا موقعہ ملا۔ ایک بات جس کا ہمیشہ ہمارے دل پر بہت اچھا اثر رہے گا وہ یہ ہے کہ جیل میں ہمارے ڈاکٹر صاحبان تشریف لا کر نہ صرف نسخے تجویز کرتے رہے بلکہ دوائیاں بھی از خود لا کر دیتے رہے۔ خاص طور پر ڈاکٹر عبدالخالق صاحب خالد نے ہماری اس سلسلے میں خاصی قابل قدر خدمت کی۔ اگرچہ ایک دن کے لئے حوالات میں آنے والے ڈاکٹر نذیر احمد ظفر بھی حوالات سے جاتے ہوئے کئی دوستوں کی بیماریاں نوٹ کر کے لئے گئے اور ایک دو دنوں ہی میں تمام دوائیاں تقسیم کرنے کے لئے مکرم آغا صاحب کو بھجوا دیں۔ یہ بات بھی قیدیوں کی بڑی ممنونیت کا باعث بنتی تھی۔ بلکہ ان میں سے اکثر بار بار پوچھتے رہتے تھے کہ اب آپ کے ڈاکٹر صاحب کب آئیں گے اور جب بھی ڈاکٹر صاحب وہاں تشریف لے جاتے قیدی اپنی بیماریوں کا ذکر کر کے ان سے دوائیں منگوا لیتے۔ ایک دو دفعہ محترم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی نے بھی وہاں آکر میڈیکل مشوروں سے ہمیں نوازا۔ ہم ان سب احباب کے تہہ دل سے ممنون ہیں۔

جب اس جیل سے رہائی ملی تو ربوہ کے بہت سے دوست پھولوں کے ہار لئے جیل کے دروازے پر ہمارا انتظار کر رہے تھے۔ کچھ وہاں تصویریں لی گئیں۔ کچھ راستے میں ویڈیو بنائے گئے۔ کچھ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی رہائش گاہ پر جہاں ہم سب سے پہلے آپ سے ملاقات کی خاطر گئے تھے تصویریں لی گئیں۔ گلے میں ہار ہیں حضرت صاحبزادہ صاحب ہمارے پاس یا کھڑے ہیں یا بیٹھے ہیں۔ جو تصویر اس وقت میرے پیش نظر ہے اس میں حضرت صاحبزادہ صاحب اور میں دونوں پاس پاس کھڑے ہیں اور میرے گلے کے پھول اتنے تر و تازہ اور شاداب لگتے ہیں کہ گویا ابھی ابھی توڑے ہیں۔ مجھے اس بات کا یقین ہے کہ یہ پھول ہمیشہ تر و تازہ رہیں گے۔ کبھی مرجھائیں گے نہیں' کبھی گریں گے نہیں۔ اسی طرح میرے گلے میں پڑے رہیں گے اور اسی طرح اپنی خوبصورتی سے دل لبھاتے رہیں گے بلکہ میں تو یہ کہتا ہوں کہ جوں جوں وقت گذرے گا ان کی تازگی اور ان کی شادابی اور ان کی خوشبو میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔

بھلا ایسا کیوں ہوگا اس لئے کہ یہ جن پودوں پر لگے ہیں وہ حضرت امام جماعت الرابع کی دعاؤں کا پودا ہے جو حضرت صاحب نے بڑی دردمندی اور بے چینی کے ساتھ کی تھیں۔

باقی صفحہ ۷ پر

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

جنوبی یورپ میں بارشوں سے تباہی

جنوبی یورپ میں موسلا دھار بارشوں کے نتیجہ میں آنے والے سیلابوں میں ۵۴۔ افراد ہلاک ہو چکے ہیں اور ہزاروں بے گھر ہو گئے ہیں۔ اگرچہ ان سیلابوں سے اٹلی کا شمالی حصہ بہت زیادہ متاثر ہوا ہے لیکن فرانس سپین اور مراکش میں بہت زیادہ تباہی ہوئی ہے۔ کئی دیہات باقی دنیا سے بالکل منقطع ہو چکے ہیں اور گیس ٹیلی فون اور بجلی کی لائنیں کٹ چکی ہیں۔ ریلوے لائنوں اور سڑکوں پر سفر بھی ناممکن ہو گیا ہے کہا جاتا ہے کہ شمالی اٹلی میں گزشتہ ۸۰ سال کے بعد پہلی مرتبہ اتنی زبردست بارش ہوئی ہے۔ اٹلی میں بارشوں اور سیلابوں سے کم سے کم ۳۲۔ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ اور سینکڑوں لاپتہ ہیں۔ بہت سے قصبات خالی پڑے ہیں۔

گھروں سے محروم لوگوں کو سکولوں ہوسٹلوں میں جگہ دی گئی ہے۔ ایک ریلوے گاڑی کو بھی لوگوں کے سر چھپانے کے لئے استعمال کرنا پڑا۔ کئی لوگوں کو ہیلی کاپٹروں نے ان کے گھروں کی چھتوں سے اٹھایا۔ اور بے شمار لوگوں کی موٹر بوٹوں کے ذریعہ سے جان بچائی گئی۔

سیلابوں کی وجہ سے کئی پل ٹوٹ گئے اور سڑکوں کے کئی حصے بہہ گئے اور اس طرح سے کئی سو دیہات باقی دنیا سے کٹ گئے۔ نس کا انٹرنیشنل ایرپورٹ بھی بند کرنا پڑا۔

اٹلی کا پیڈومنٹ کا علاقہ سب سے زیادہ متاثر ہوا۔ ٦٠ گھنٹوں میں ٢٤ انچ بارش ریکارڈ کی گئی۔ اس کے علاوہ لیگوریا' لمبارڈی کے علاقے اور آروستا کی وادی بھی شدید متاثر ہوئیں جہاں پہاڑوں پر ۹ فٹ برف پڑی۔ مرکزی اٹلی' سسلی اور نیپلز کے علاقے بھی ان بارشوں کی زد میں رہے۔

اٹلی کے افسروں کا کہنا ہے کہ اس وقت بیس ہزار کی تعداد میں فائر فائٹرز' پولیس اور والینٹیرز لوگوں کی مدد کے لئے سرگرم عمل ہیں۔

کہا گیا ہے کہ یہ بارشیں ١٩١٣ء کے بعد سب سے زیادہ ہوئی ہیں۔ سیلابوں کی وجہ سے اٹلی کی بیشتر سڑکوں پر ٹریفک جام ہو گیا۔ جس سے میلوں تک کاروں کی لائنیں لگ گئیں۔ سینکڑوں زرعی فارموں پر تمام فصلیں پانی میں ڈوب گئیں۔

جنوبی فرانس' سپین اور بحیرہ روم کی دوسری طرف مراکو میں بھی سینکڑوں دیہات میں فون' بجلی' پانی' اور سڑکیں کٹ چکی ہیں۔

فرانس میں ایک ایرپورٹ پر ہوائی جہازوں کی رن ویز' ایرپورٹس کے تہہ خانوں کی عمارتیں' ٹیلی فون کے سوئچ بورڈ۔ اور مسافروں کے رجسٹریشن کے لئے ساز و سامان تمام تباہ و برباد ہو گئے۔ اور بورڈنگ لاؤنج میں بھی ایک ایک فٹ کیچڑ سے بھرے ہوئے ہیں۔ مراکش میں بھی ان بارشوں سے ١٥ آدمی ہلاک ہو چکے ہیں۔ دریاؤں کے سیلابوں نے گھروں کو تباہ کر دیا۔ مویشیوں کو بہا کر لے گئے۔ اور پلوں اور سڑکوں کو توڑ پھوڑ دیا۔

☆ O ☆

شمالی کوریا کے ساتھ مذاکرات کے لئے جگہ اور تاریخ کا تعین

امریکہ کے ساتھ شمالی کوریا جو معاہدہ ٢١۔ اکتوبر ١٩٩٤ء کو جنیوا میں ہوا تھا۔ اس معاہدہ کے مطابق شمالی کوریا نے اپنے نیوکلیر پروگرام کو منجمد کرنے کی حامی بھر لی تھی۔ اب شمالی کوریا نے اس معاہدے کے سلسلے میں ماہرین کی میٹنگز کے لئے جگہ اور تاریخ کا اعلان کیا ہے۔ یہ بات جنوبی کوریا کے ذرائع نے بتائی ہے۔

جنوبی کوریا کے ذرائع کے مطابق شمالی کوریا کے وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے اپنے ایک ریڈیو براڈکاسٹ میں کہا ہے کہ ان میٹنگز میں سے پہلی شمالی کوریا کے دارالحکومت پیونگ یانگ میں ہفتہ کے روز ہو گی۔ اس میٹنگ میں جو گفت و شنید ہو گی اس میں ان ٨٠٠٠ فیول راڈز کو ٹھکانے لگانے کا مسئلہ زیر بحث آئے گا۔ ان راڈز میں ویپن گریڈ پلاٹونیم موجود ہے اور ان کو اس وقت ایک ٹھنڈے تالاب میں رکھا گیا ہے۔

☆ O ☆

اسرائیل سے مذاکرات کے لئے حماس کی پیش کش

اسلامی تحریک حماس نے دونوں جانب سے شہریوں کو تشدد کی کارروائیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے اسرائیل سے مذاکرات کی پیش کش کی ہے۔ غزہ کی پٹی میں حماس کے ایک لیڈر محمود الظہیر نے کہا کہ مذاکرات کے لئے

دوسری شرط یہ ہے کہ جیل میں بند حماس کے لیڈر شیخ احمد یاسین اور دوسرے فلسطینی قیدیوں کو رہا کر دیا جائے۔ اسرائیلی وزیر اعظم اضحاک رابین نے ہفتہ کے دن کہا تھا کہ اسرائیل اسی صورت میں حماس کے ساتھ بات چیت کرے گا کہ وہ مبینہ دہشت گردی کی کارروائیاں بند کر دے اور اسرائیل کو تسلیم کرے۔

☆ OOO ☆

زراعت کالم

سید ظہور احمد شاہ

گندم کی مثالی پیداوار حاصل کرنے کیلئے توجہ طلب امور

پاکستان ایک زرعی ملک ہے اور ہمارے پاس دنیا کا منفرد مثالی نہری نظام موجود ہے۔ ہمارا موسم گندم کی فصل کے لئے انتہائی موزوں ہے۔ زرعی سائنس دانوں نے گندم کی بہترین اقسام دریافت کر لی ہیں۔ جو کہ دنیا کے ترقی یافتہ ملکوں کے گندم کی اقسام سے اگر بہتر نہیں تو ان کے ہم پلہ ضرور ہیں۔ اس کے علاوہ زرعی ٹیکنالوجی بھی اس حد تک ترقی کر چکی ہے کہ اگر ہمارے کاشت کار بھائی اس پر مکمل طور پر عمل کریں۔ تو بہت بہتر پیداوار حاصل کر سکتے ہیں اور نہ صرف ملک کو گندم کے سلسلے میں خود کفیل بنانے کا موجب بن سکتے ہیں بلکہ اپنی آمدنی میں بھی خاطر خواہ اضافہ کر سکتے ہیں۔

زرعی عمل میں بہت سارے عوامل درکار ہوتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ جب تک ان تمام عوامل پر پوری توجہ نہ دی جائے اور ہر عمل بروقت اور برموقع صحیح طریق سے نہ کیا جائے آپ پوری پیداوار حاصل نہیں کر سکتے۔ زمیندار بھائیوں کو چاہئے کہ گندم کی کاشت کے سلسلے میں محکمہ زراعت ریسرچ اور توسیع کی سفارشات جو کہ ہر سال ایک کتابچے کی شکل میں شائع کی جاتی ہیں زرعی مراکز سے حاصل کر کے ضرور پڑھیں اور ان پر عمل کریں۔ اس طرح ان کی فی ایکڑ اوسط پیداوار میں ضرور اضافہ ہو گا۔ بلکہ جدید ٹیکنالوجی کے اپنانے سے اوسط پیداوار فی ایکڑ باسانی دوگنی کی جا سکتی ہے۔

ذیل میں چند ایک باتیں گندم کی کاشت کے سلسلے میں دی جا رہی ہیں جن سے گندم کی زیادہ پیداوار حاصل کرنے میں آپ کامیاب ہو سکتے ہیں۔

ناقص اور کلر زدہ زمینوں میں گندم کی کاشت ہرگز نہ کی جائے۔

کھیتوں کو ہموار کریں اور گندم بونے سے پہلے زمین کی تیاری اچھی طرح کریں۔

گندم کو وقت پر کاشت کریں پچھیتی فصل بونے سے احتراز کریں اور ایسے رقبہ کو بہاری فصل کے بونے کے لئے محفوظ رکھیں۔ صحیح وقت کاشت ١٥ نومبر سے ٣٠ نومبر تک ہے۔ لیکن جتنا ١٥ نومبر کے قریب کاشت مکمل کریں گے بہتر ہو گا۔ تجربات سے یہ بات بالکل واضح ہو چکی ہے کہ دسمبر اور جنوری میں کاشت کی ہوئی گندم کی فی ایکڑ پیداوار میں ١٥ تا ٢٠ کلوگرام یومیہ کمی واقع ہو جاتی ہے۔

شرح بیج ٦٠ سے ٨٠ کلوگرام فی ایکڑ استعمال کریں۔ درمیانی قد والی اقسام کے لئے شرح بیج ٦٠ کلوگرام فی ایکڑ اور چھوٹے قد والی اقسام کے لئے ٨٠ کلوگرام فی ایکڑ رکھیں۔

بیج کسی قابل اعتماد ذریعہ سے حاصل کریں۔ اگر بیج اچھا نہیں ہو گا تو باقی سب محنت اکارت جائے گی۔ بیج کی سفارش شدہ قسم ہی کاشت کریں

بیج کو دوائی لگانا ہرگز نہ بھولئے۔

بوائی ڈرل سے لائنوں میں کریں۔ چھٹے سے کاشت ہرگز نہ کریں۔

جڑی بوٹیوں کو ٤ سے ٥ ہفتے کے اندر اندر دو دفعہ بار ہیرو چلا کر تلف کریں۔ یاد رہے کہ جڑی بوٹیاں گندم کی فی ایکڑ پیداوار ١٥ تا ٥٠ فی صد کم کر دیتی ہیں۔ ان کی تلفی کے لئے سب سے سستا اور آسان طریقہ داب ہے۔ اس کے علاوہ فصلوں کا ادل بدل اور حتمی تلفی کے لئے زہریلی ادویات استعمال کی جا سکتی ہیں۔

پانی کا موزوں استعمال کریں۔ کم نہ زیادہ اور بروقت آب پاشی کریں۔

زیادہ سے زیادہ زرعی مشینوں کو استعمال میں لائیں۔

کھادیں سفارش کردہ مقدار میں استعمال کریں۔ کھادیں صحیح وقت اور صحیح طریقہ سے استعمال کریں۔ کھادوں کے ساتھ جپسم کا استعمال بھی اپنائیں۔ کھادوں میں فاسفورس اور نائٹروجن کا تناسب (١:١) رکھنے کی کوشش کریں۔ بہرحال کسی حالت میں بھی (٢:١) تو ضرور ہونا چاہئے۔ کھادوں کے سلسلے میں یہ بات بھی اہم ہے کہ ہماری زمینوں میں اب کثرت کاشت کی وجہ سے پوٹاش کی کمی ہو رہی ہے۔ اس لئے اس کا استعمال بھی ضرور کیا جانا چاہئے۔ اچھی پیداوار کے لئے فی ایکڑ کھادوں کا استعمال کچھ اس طرح ہے۔

ـ بجائی پر: ایس - ایس - پی ۵ بوری ' پوٹاشیم لفیٹ ۳ بوری ' کیلشیم ایمونیم نائٹریٹ ۲ وری یا یوریا ایک بوری

ا - پہلے پانی پر: کیلشیم ایمونیم نائٹریٹ دو بوری یوریا ایک بوری

۲ - دوسرے پانی پر: پہلے پانی والی کھاد دوبارہ ری جائے - اگر پوٹاش استعمال کرنی ہو جو کہ کرنی چاہئے تو ایک بوری پوٹاش کاشت کے قت استعمال کریں -

چاول کی کھڑی فصل میں ہی گندم کے لئے رونی مناسب وقت پر کر دی جائے - پھر ومبر کے مہینے میں زمین کی وہائی کئے بغیر فصل بو ری جائے - بہر حال فصل کو کسی صورت میں ھی لیٹ نہیں ہونا چاہئے -

پہلا پانی وریال زمین میں ۱۲ سے ۱۸ دن بعد لگائیں - دوسرا پانی گوبھ پر - تیسرا پانی مارچ اپریل میں موسم گرم خشک ہونے پر - اگر وسمی حالات غیر معمولی طور پر گرم خشک ہوں تو ایک دو پانی مزید لگائیں - اس سے زیادہ پانی لگانے سے پرہیز کریں -

صرف گندم کی سفارش کردہ اقسام (آپ کے علاقے کے لئے) کو ہی کاشت کیا جائے تاکہ اس کی فصل جہاں اوسط پیداوار فی ایکڑ کے اضافے کا سبب بنے وہاں وہ اپنی بہتر قوت مدافعت کی صلاحیت رکھتے ہوئے کنگی کی بیماری کی روک تھام کا بھی ذریعہ بنے - لہٰذا مروجہ اقسام گندم میں سے انقلاب ۹۱ ' پاسبان ۹۰ (کلراٹھے رقبوں کے لئے) ' فیصل آباد ۸۵ ' پنجاب ۸۵ (آب پاش علاقوں کے لئے) روہتاس ۹۰ اور چکوال ۸۶ ' راول ۸۷ کی کاشت (بارانی علاقوں کے لئے) کو ترجیح دی جائے - متروکہ غیر سفارش شدہ اقسام گندم کو ہرگز ہرگز کاشت نہ کریں - بالخصوص پاک ۸۱ جیسی معروف قسم جس پر کنگی کا شدید حملہ ہو چکا ہے - اس کی کاشت بالکل ترک کر دیں -

زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے لئے پورے پیداواری پیکج (Package) پر عمل ہونا چاہئے - ایک بات پر عمل کر لیا جائے اور دوسری یا تیسری پر عمل نہ ہو تو نتیجہ مایوس کن ہو گا - اچھا پیداواری نتیجہ اسی وقت حاصل ہو گا جب ماہرین کی تمام سفارشات پر پورا عمل کیا جائے - ہر عمل مثلاً وقت کاشت ' شرح بیج ' کھادوں کی مقدار اور ان کا صحیح طریقے پر استعمال ' مناسب آب پاشی ' جڑی بوٹیوں کا کنٹرول اپنی اپنی جگہ اہم ہوتا ہے - معیاری پیداوار حاصل کرنے کے لئے ہر عمل صحیح وقت اور صحیح طریقہ پر اور صحیح مقدار میں کیا جانا چاہئے - یہ یاد رہے کہ ہماری ترقی دادہ اقسام گندم کی پیداواری صلاحیت ۴۰ تا ۶۰ من فی ایکڑ ہے - جو کہ بین الاقوامی سطح پر دوسرے ممالک کی اقسام کی ہم پلہ ہیں - اب یہ آپ کی اپنی استعداد پر منحصر ہے کہ آپ ۴۰ من فی ایکڑ پیداوار حاصل کرتے ہیں یا ۶۰ من -

شرح بیج بھی اضافی پیداوار حاصل کرنے کے سلسلے میں بہت اہم عنصر ہے - تجربات میں ۶۰ کلوگرام بیج فی ایکڑ استعمال کیا گیا - تو پتہ چلا کہ اس کھیت میں زیادہ گندم کے پودے ہونے کی وجہ سے جڑی بوٹیوں کی تعداد کم ہو کر ۵ ہزار سے ۸ ہزار رہی جب کہ عام کاشت کار کے کھیت میں ۴۰ فی صد سے ۵۰ فی صد ہوتی ہے - ان نمائشی پلاٹوں میں گندم کے سٹوں کی تعداد فی ایکڑ ۱۵ لاکھ کے درمیان تھی - جب کہ عام کاشت کار کے کھیت میں فی ایکڑ گندم کے سٹوں کی تعداد ۶ سے ۸ لاکھ کے درمیان ہوتی ہے - نمائشی پلاٹوں میں فی مربع میٹر سٹوں کی تعداد ۳۸۰ سے کم نہ تھی -

دراصل فی ایکڑ زیادہ بیج ڈالنے کی وجہ سے زیادہ سٹے ہمیں براہ راست بیج کے حاصل ہوتے ہیں - جب کہ کم بیج ڈالنے کی وجہ سے زیادہ بغلی شگوفے بالواسطہ نکلتے ہیں - جو کہ درمیان والے سٹے سے کمزور ہوتے ہیں - ان تجربات میں قطاروں کا درمیانی فاصلہ ساڑھے چار انچ رکھا گیا تھا -

---

بقیہ صفحہ ۵

اور ان کی شادابی کو وہ پانی ملا ہے جو دنیا بھر کی احمدیہ جماعتوں کے افراد بھائیوں اور بہنوں کی آنکھوں سے آنسوؤں کی صورت میں بہا - ہمارے لئے جو دعائیں ہوئیں ان دعاؤں نے اس پودے کو اور اس پودے کے پھولوں کو دوام بخش دیا ہے - یہ کبھی نہیں مرجھائیں گے - یہ کبھی نہیں گریں گے - اسی طرح رہیں گے - اب میرا جی چاہتا ہے کہ پروفیسر وڈسن سے میری ملاقات ہو میں ان سے ایسے پودوں اور ایسے پھولوں کی باتیں کروں جو نہ کبھی خشک ہوتے ہیں نہ کبھی گرتے ہیں - پودے بھی تر و تازہ رہتے ہیں اور پھول بھی تر و تازہ رہتے ہیں - اور میں ان سے کہوں کہ آپ اپنے تجربات جاری رکھیئے - اس لئے کہ آپ ایک الگ فیلڈ میں کام کر رہے ہیں لیکن میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہماری فیلڈ کے پودے ہمیشہ تر و تازہ رہتے ہیں اور ان کے پھول بھی تر و تازہ رہتے ہیں - گویا کہ ہم نے یہ راز معلوم کر لیا ہے - آپ تو اس راز سے پردہ نہیں اٹھا سکے لیکن ہمیں یہ راز معلوم ہو گیا ہے کہ کس طرح پھولوں کو تر و تازہ رکھا جا سکتا ہے اور انہیں مرجھانے سے روکا جا سکتا ہے - ہمارے یہ پھول نہ صرف ہماری زندگی تک تازہ رہیں گے اور شاداب رہیں گے بلکہ ہماری زندگیوں کے بعد بھی ایک لمبے عرصے تک اور یہ لمبا عرصہ واقعی بہت لمبا عرصہ ہے اسی طرح تر و تازہ رہیں گے - یہ تصویریں اس واقعے کی یاد دلاتی رہیں گی جو واقعہ ہمارے ساتھ ۷ فروری ۱۹۹۴ء سے لے کر ۸ مارچ ۱۹۹۴ء تک وقوع پذیر ہوا -

کہئے ہم نے یہ راز پا لیا ہے نا! وڈسن تو ابھی تجربے کر رہے ہیں لیکن ہم کو یہ بات معلوم ہو گئی ہے کہ پھولوں کو کس طرح تر و تازہ رکھا جا سکتا ہے تین ہفتوں کے لئے نہیں ہمیشہ کے لئے اور ہمیشہ کے لئے نہ صرف تر و تازہ رکھا جا سکتا ہے بلکہ ان کی تازگی ہر دم بڑھتی رہے گی اور ان کی خوشبو ہر وقت زیادہ سے زیادہ دل لبھانے کا باعث بنتی رہے گی - ہمیں اپنے قادر و توانا خدا سے یہ امید ہے کہ بلکہ ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ وہ ہمارے گلے میں پڑے ہوئے ان پھولوں کے ہاروں کو ہمیشہ تر و تازہ رکھے گا -

پھولوں کا ذکر ہے تو یہ بات بھی بتا تا چلوں کہ ہمارے ہفتہ وار اخبار دی ٹروتھ نائیجیریا میں میرا ایک افسانہ مربیوں کے گلے میں پڑے ہوئے پھولوں کے ہاروں سے متعلق ہے - اور اس کا عنوان ہے Load of Flowers یعنی پھولوں کا بوجھ - یہاں بوجھ اس معنی میں استعمال کیا گیا ہے کہ پھول خاصے زیادہ ہوتے تھے گویا کہ کئی کئی ہار پہنائے جاتے تھے -

---

بقیہ صفحہ ۱

فرماتے تھے - اپنے اقرباء سے نصیحت کا آغاز فرماتے تھے - اور اس طرح آپؑ کی فطرت ثانیہ نصیحت کرنا تھا - اور وہ نصیحت جو زندہ ہوتی تھی وہ گہرا اثر کرتی تھی (-)

پس آپ اپنے اندر اپنے ماحول میں اپنے گھر میں نصیحت کو رواج دیں - اس کثرت کے ساتھ نیک باتوں کی طرف بلائیں اس کثرت کے ساتھ بری باتوں سے روکیں کہ آپ کا اپنا معاشرہ پہلے سے بڑھ کر با اخلاق اور باادب ہونا شروع ہو جائے -

(از خطبہ ۲۶ - اگست ۱۹۹۴ء)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم ملک کرم دین صاحب جہلمی جو ایک لمبے عرصہ تک جہلم میں سیکرٹری مال کے فرائض ادا کرتے رہے ہیں ضعیف العمری کے باعث انہیں نظر کی کمزوری اور سانس کی تکلیف لاحق ہے - اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے

○ محترمہ نثار بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک بشیر احمد صاحب اعوان انسپکٹر وقف جدید بوجہ شوگر علیل ہیں - اپریشن کے بعد کمزوری اور نقاہت بہت ہے - اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے -

○ مکرم عبدالسبحان لون صاحب از چونڈہ حال جرمنی بوجہ بندش پیشاب علیل ہیں - اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے -

نکاح و تقریب شادی

○ مکرم ذوالفقار علی خالد صاحب کارکن دفتر الفضل ابن مکرم غلام رسول صاحب (وفات یافتہ) کا نکاح مورخہ ۴ - نومبر ۹۴ء کو ہمراہ محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ بنت مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ آف داتہ زید کا بعوض پچیس ہزار روپے حق مہر پر محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ داتہ زید کا نے پڑھا اور دعا کروائی - اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی - اور اگلے روز دعوت ولیمہ نصیر آباد ربوہ میں منعقد ہوئی - تقریب کے اختتام پر مکرم غلام محمد صاحب صدر محلہ نصیر آباد نے دعا کروائی -

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے مبارک فرمائے -

پاک گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ
عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب
فون: ۵۵۰، ۶۴۳

ہومیوپیتھک کتب و ادویات
دنیا بھر میں کہیں بھی درکار ہوں تو ہم ڈاک خرچ کے ساتھ آپ کو بھجوا سکتے ہیں - مثلاً
• جرمن و پاکستانی پوٹنسیاں • جرمن و پاکستانی بائیوکیمک • جرمن و پاکستانی مدرٹنکچرز
• جرمن پیٹنٹ ادویات • ہر قسم کی ٹکیاں و گولیاں • خالی کیپسولز • شوگر آف ملک
• خالی شیشیاں و ڈراپرز •
• اردو ہومیو کتب میں خصوصاً ڈاکٹر عابد حسین صاحب کی ابتدائی چار کتب کا سیٹ ۱۵٪ خصوصی رعایت کے ساتھ - یہ سیٹ مبتدیوں کیلئے عام فہم اور آسان ہے اور پرانے ہومیوپیتھس کیلئے جامع اور فکر انگیز ہے -
• ڈاکٹر محمد مسعود قریشی صاحب کی بائیوکیمسٹری اور تحقیق الادویہ ڈاکٹر کینٹ کی ہومیوپیتھک فلسفہ ' اسی طرح ڈاکٹر کلارک کی THE PRESCRIBER اور ڈاکٹر بورک کی انگلش میں METERIA MEDICA WITH REPERTORY وغیرہ
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ
فون: 04524-771
04524-211283
فیکس: 92-04524-212299

خبریں

ربوہ : 13 نومبر-1994ء
ہلکی سردی جاری ہے
درجہ حرارت کم از کم 16 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 26 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ سوشل ایکشن پروگرام کے تحت ۱۹۹۸ء تک خواتین کی شرح خواندگی ۴۰ فیصد اور مردوں کی ۶۰ فیصد تک بڑھادی جائے گی۔ ۸۷ فیصد لڑکوں اور ۸۱ فیصد لڑکیوں کو پرائمری تعلیم لازمی فراہم کی جائے گی۔ انہوں نے بتایا کہ سوشل ایکشن پروگرام کے تحت ترقیاتی کاموں میں عوام کو بھی شریک کیا جائے گا۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر کو کامیابی سے ہمکنار کرنا میری دلی خواہش ہے میں چاہتی ہوں کہ اپوزیشن اس معاملے میں حکومت کا ساتھ دے انہوں نے کہا کہ اپوزیشن کی طرف سے آئینی کردار ادا کرنے کی توقع رکھتے ہیں۔ آج معیشت مستحکم ہو چکی ہے اور یہی بات حزب اختلاف کو ایک آنکھ نہیں بھاتی۔ انہوں نے کہا کہ پہلی بار وسیع پیمانے پر غیر ملکی سرمایہ کاری نے حکومت مخالفوں کی نیندیں اڑادی ہیں۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس پیر کی صبح دس بجے طلب کر لیا ہے۔ مشترکہ اجلاس سے صدر مملکت خطاب کریں گے۔ فاروق لغاری موجودہ حکومت کی ایک سالہ کارکردگی کا جائزہ پیش کریں گے۔ اپوزیشن نے اسیر ارکان کو اجلاس میں لانے تک احتجاج جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے سربراہ قائد حزب اختلاف میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ حکومت ملک کی بربادی کے نسخے پر عمل کر رہی ہے۔ موجودہ نظام میں تبدیلی کے بغیر برائیوں کا خاتمہ نہیں ہو سکتا۔ اس نظام کے خاتمے کا سبب مسلم لیگ بنے گی۔ انہوں نے کہا کہ محب وطن عناصر پاکستان سے بدامنی' فحاشی' مہنگائی' بیروزگاری' لاقانونیت' بدعنوانی' اور ناامیدی کے خاتمے کے لئے ہمارا ساتھ دیں۔ ہم ملک کو دشمنوں سے بچانے کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ "دیہات کے لئے نیا نظام" ہر گاؤں کی اپنی "اسمبلی" ہو گی۔ تعمیر و ترقی اور انتظامی معاملات کے ذمہ دار اور قانون نافذ کرنے والے ادارے ویلیج کونسلوں کے حکم پر چلیں گے۔ دیہات میں تمام شہری سہولتیں پہنچائیں گے اور انتقال آبادی کا مسئلہ ختم ہو جائے گا۔

○ بی بی سی کے مطابق اب جبکہ تاریخی طور پر پاکستان کی حامی ری پبلکن پارٹی کو دونوں ایوانوں میں اکثریت مل گئی ہے تو پاکستان کے بارے میں امریکی پالیسی تبدیل ہو جانے کا امکان ہے۔ اور اس طرح برصغیر کو کچھ سانس لینے کا موقعہ مل جائے گا۔ کلنٹن کے عہدہ صدارت کی باقی مدت میں مخالف پارٹی ان کی پالیسیوں کی نفی کرنے اور انہیں ناکام بنانے کی کوشش کرے گی۔

○ محکمہ خوراک پنجاب کے سیکرٹری راجہ محمد اسلم نے کہا ہے کہ چینی کی قلت کا کوئی خطرہ نہیں ابھی تین ماہ کا سٹاک موجود ہے۔ انہوں نے کہا کہ کرشنگ سیزن شروع ہوتے ہی صورت حال بہتر ہو جائے گی۔ جبکہ کریانہ مرچنٹس ایسوسی ایشن کے ترجمان کا کہنا ہے کہ ایک ہفتے میں قیمتیں بڑھ گئی ہیں۔

○ پاکستان کا ۱۸ ٹرکوں پر مشتمل تجارتی قافلہ ہفتہ کو افغانستان سے ترکمانستان پہنچ گیا ہے۔

○ وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات خالد احمد کھرل نے کہا ہے کہ نواز شریف عدم اعتماد کا شوق ہی پورا کر لیں۔ ہم انہیں نہیں روکیں گے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اور سپیکر میں کوئی اختلاف نہیں ہم سپیکر کی رولنگ بخوشی قبول کریں گے۔

○ سپیکر پنجاب اسمبلی کے ساتھ اپوزیشن کے وفد کے کامیاب مذاکرات کے بعد احتجاج کا حق محفوظ رکھتے ہوئے اپوزیشن نے پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں شریک ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔ سپیکر پنجاب اسمبلی حنیف رامے نے کہا ہے کہ حکومت اور اپوزیشن آمنے سامنے بیٹھ کر بات کریں تو میرا کام آسان ہو جائے گا۔ ریکوزیشن کا معاملہ کوئی لمبا چوڑا مسئلہ نہیں اس کے لئے ایوان کے اندر بات کریں گے۔

○ آغا خان فاؤنڈیشن کے چیئرمین اور اسماعیلی فرقے کے روحانی پیشوا پرنس کریم آغا خان نے دیہی سطح پر قرضوں اور بچتوں کے لئے مالیاتی ادارہ قائم کرنے کا اعلان کیا ہے۔

○ حکومت نے مالاکنڈ کے واقعات کی تحقیقات کا حکم دے دیا ہے اور اس سلسلے میں وزیر خارجہ نصیر اللہ بابر ہنگامی دورے پر پشاور پہنچ گئے ہیں۔ انٹیلی جنس بیورو۔ ایف آئی۔ اے اور سرحد پولیس کی سپیشل برانچ تحقیقات کریں گی۔

○ یونائیٹڈ نیشنل الائنس کے کنوینر ممتاز علی بھٹو نے کہا ہے کہ ہم زبان کی بنیاد پر پانچ صوبے نہیں پانچ ریاستیں چاہتے ہیں انہوں نے کہا آزاد ملکوں میں صوبے نہیں ہوتے اور مہاجر کوئی قوم نہیں ہوتی۔ مہاجر تو مہمان ہوتا ہے مگر یہاں تو مہاجر جرنیل بھی بن چکے ہیں۔

○ ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین اور عمران فاروق کے خلاف ایم کیو ایم حقیقی کے بانی لیڈر منصور چاچا' ان کی اہلیہ' سالی اور بچے کے قتل کا مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی گئی ہے۔

○ مسٹر جسٹس (ریٹائرڈ) سردار فخر عالم نے گزشتہ روز یہاں ایک تقریب میں چیف الیکشن کمشنر کے عہدے کا حلف اٹھالیا ہے۔

○ بی-بی-سی نے کراچی کے حالات بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ کراچی میں گھر سے باہر نکلنے والے کسی بھی جگہ دو طرفہ فائرنگ کی زد میں آسکتے ہیں۔ شوہر دفتر بچے سکول میں ہوتے ہیں تو گھروں میں عورتیں خوفزدہ رہتی ہیں۔

○ وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے کہا ہے کہ کشمیر کے متعلق دوست ممالک کی قرارداد میں بعض فنی نقائص تھے۔ ہم نے فیصلہ کیا کہ اگر فنی بنیادوں پر جنرل اسمبلی میں اسے منظور ہی نہیں ہونا تو بہتر ہے اسے پیش ہی نہ کیا جائے۔

○ جمعیت علمائے اسلام (ن) کے سربراہ مولانا شاہ احمد نورانی نے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو سے ملاقات کی اور ان سے سیاسی صورت حال پر گفتگو کی۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ کو فرقہ واریت کے خاتمہ کے لئے تعاون کی بھرپور یقین دہانی کرائی۔

○ شمالی علاقہ جات اور امور کشمیر کے وفاقی وزیر محمد افضل خان نے کہا ہے کہ نوابزادہ نصر اللہ خان سیاسی آدمی ہیں اس لئے وہ کشمیر قرارداد پر بھی سیاسی فیصلہ دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر قومی مسئلہ ہے اسے جماعتی سیاست سے بالاتر رکھنا چاہئے۔

○ پاکستان نے وسط ایشیائی ریاستوں سے روئی کی دس لاکھ گانٹھیں درآمد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ بھارتی مسلمانوں نے ایودھیا کی طرف مارچ کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور مارچ کے بعد بابری مسجد کی متنازعہ جگہ پر نماز ادا کی جائے گی۔

○ بنگلہ دیش کے دارالحکومت ڈھاکہ میں حکومت اور اپوزیشن کے حمایتی کارکنوں میں جھڑپوں میں ایک شخص ہلاک ہو گیا شہر سنسان رہا۔ ادارے بند رہے اور پولیس اور نیم فوجی دستے شہر میں گشت کرتے رہے۔

○ سپاہ صحابہ کے لیڈروں نے اعلان کیا ہے کہ وہ آئندہ اپنے کسی جلسے جلوس کے لئے حکومت سے اجازت نہیں لیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ناموس صحابہ بل کی حمایت نہ کرنے والا رکن اسمبلی زندہ سلامت گھر نہیں جائے گا۔

○ تحریک نفاذ شریعت کے سربراہ صوفی جان محمد نے کہا ہے مکمل شریعت کے نفاذ تک تحریک جاری رہے گی۔

ڈش اینٹینا ڈش اینٹینا
بفضل خدا تعالیٰ
ایم ٹی اے کے بابرکت پروگرام دیکھنے کیلئے احباب جماعت کے وسیع تر مفاد میں ہماری پیشکش۔
• بھاری گیج اور بہترین رزلٹ والا ڈش اینٹینا (گارنٹی شدہ)
• بہترین ریموٹ کنٹرول ریسیور (امپورٹڈ)
• امریکہ کی بنی ہوئی LNB ہمراہ خوبصورت LNB کیپ (واٹر پروفنگ)
• اصل جاپانی وائر اور سامان مکمل فٹنگ کے ساتھ
• قیمت صرف /9500 اس عظیم الشان دور میں مزید تاخیر مناسب نہیں۔ فوری ڈش اینٹینا لگوائیے
ہمارا معیار ہماری مقبولیت

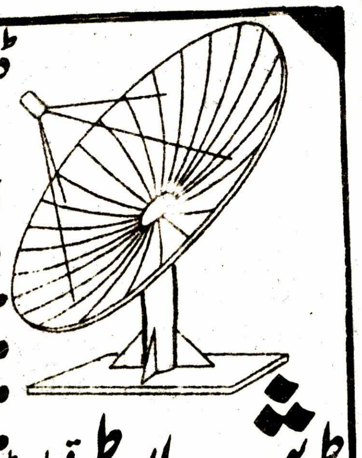

ڈش ماسٹر اقصیٰ روڈ ربوہ
بشارت احمد خان
فون: 211274 فون رہائش: 212487

ضرورت الیکٹریشن و گیس ویلڈر
۱- الیکٹریشن: جو کہ تھری فیس سنگل فیس موٹر وائنڈنگ، وائرنگ جانتا ہو۔
۲- تجربہ کار گیس ویلڈر بھی درکار ہے
پتہ برائے رابطہ:
پٹھہ کمانی فیکٹری
گلی نمبر 5 نزد الفرخ مارکیٹ کوٹ شہاب الدین شاہدرہ لاہور
فون: 271779-270936-274747